Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم بدھ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۶ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ؛ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۶ھ ؛ ۲۵ مئی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۱۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ ہجرت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب ایس ۔ ڈی ۔ او گلگشت کالونی ملتان کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں ۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ربوہ ــــــ ۲۰ مئی کو تیسرے پہر خلافت لائبریری میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے سردار محمد منیر صاحب لغاری ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ربوہ کے تبادلہ کے موقع پر ان کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان اور بعض دیگر احباب بھی شامل ہوئے ۔ اس موقع پر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مکرم لغاری صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اہالیانِ ربوہ کے اُس تعاون کا شکریہ ادا کیا جو انہیں حاصل رہا اور جس کی وجہ سے انہیں مختلف ترقیاتی کام سرانجام دینے کا موقع ملا ۔

آخر میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی ۔

عطیہ جات برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے ان مستحقین محرومین کی تعداد کافی ہے اِس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصّہ لیتے ہیں لہذا جملہ ہمدرد اور مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اِس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصّہ لیں ۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۴۵۵۰/۳۵-۱۷۲ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں معطی حضرات کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی دعا کے لئے درخواست کی جائے گی ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) وقفِ عارضی ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا فنا کا مقام ہے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام کا دلدادہ نہ ہو

آخرت کی فکر کرو اور خدا تعالیٰ کی مرضی کو مقدّم کرکے اس پر چلو

" یہ بات محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے کہ کوئی بات کسی کو سمجھاوے لیکن سمجھ اُسے دیتا ہے جو اَدب کے طریق پر سچّا طالب ہو کر تلاش کرتا ہے ۔ الطریقۃ کلّھا ادب ۔ خدا تعالیٰ کا یہ سچّا وعدہ ہے کہ جو لوگ صدق دل اور نیک نیّتی کے ساتھ اس کی راہ کی تلاش کرتے ہیں جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ۔ یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں ۔ ہم میں ہو کر سے یہ مُراد ہے کہ محض اخلاص اور نیک نیّتی کی بناء پر خداجوئی اپنا مقصد رکھ کر ۔ لیکن اگر کوئی استہزاء اور ٹھٹھے کے طریق پر آزمائش کرتا ہے وہ بدنصیب محروم رہ جاتا ہے ۔ پس اسی پاک اصول کی بناء پر اگر تم سچّے دل سے کوشش کرو اور دُعا کرتے رہو تو وہ غفورٌ رحیم ہے لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ بے نیاز ہے ۔

دُنیا فنا کا مقام ہے اِس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام کا دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جوابدی ہے اور یہ اس صُورت میں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدّم کرکے اس پر چلے ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدّم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مَر جاتے ہیں یہ بھی مَر جاتا ہے اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا ۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے ۔ "

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء)

پبلشر : مسعود احمد ؛ پرنٹر : سید عبدالحی ؛ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ ہجرت ۱۳۵۶ ہش

۲۵ مئی ۱۹۷۷ء

کپکپا دینے والی دعا اور ایک زبردست انتباہ

ہم ۲۱ مئی ۱۹۷۷ء کے اداریہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور بشارت کے بموجب اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنی جماعت کو غلبۂ اسلام کا فریضہ کمال خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے قابل بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و سوز سے دعائیں کیں اور تادم حیات آپ یہ دعائیں کرتے ہی چلے گئے۔ یہ آپ کی مقبول دعاؤں ہی کا نتیجہ تھا کہ افراد جماعت کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم رونما ہوا اور وہ نیکی، پرہیزگاری اور تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن ہوتے ہوئے خدمت اسلام کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانیں نچھاور کرنے چلے گئے۔

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ ہماری تمام تر سعادت اس میں ہے کہ ہم اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کی ان مقبول دعاؤں کا وارث بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تاکہ ہماری زندگیوں میں نسلاً بعد نسل وہی روحانی انقلاب رونما ہوتا چلا جائے جو ان خوش نصیب اصحاب کی زندگیوں میں رونما ہوا تھا جنہیں حضور علیہ السلام کی آواز پر ابتدائی زمانہ میں ہی لبیک کہنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی اور اس انقلاب کے زیر اثر انہوں نے اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کر دکھایا تھا۔ لیکن ان دعاؤں کا وارث بننے کے ضمن میں حضور علیہ السلام نے ایک زبردست انتباہ بھی فرمایا تھا۔ ہمارے لئے اس انتباہ سے بھی باخبر ہونا ضروری ہے۔ فی الوقت دلوں پر لرزہ طاری کرنے والے اس انتباہ پر ہی روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے۔

اس میں شک نہیں حضور علیہ السلام نے اپنے اصحاب ہی کی نہیں بلکہ بعد ازاں اس خدائی جماعت میں شامل ہونے والوں کی زندگیوں میں بھی پاک تبدیلی پیدا ہونے اور ان کے ایک عظیم روحانی انقلاب سے ہمکنار ہونے کے لئے بہت درد و سوز سے دعائیں کیں۔ آپ نے ان کے لئے جناب الٰہی سے وہ نور مانگا جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح القدس طلب کی جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہی کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے اور حضور علیہ السلام کی ان مقبول دعاؤں کے طفیل جناب الٰہی سے یہ سب کچھ انہیں عطا ہوا اور اسی کے زیر اثر انہوں نے غلبہ اسلام کی مہم کو رو براہ لانے کے لئے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ جو آنے والی نسلوں کے لئے قیامت تک مشعل راہ کا کام دیتے چلے جائیں گے۔ لیکن ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے ایک اور دعا بھی کی۔ چنانچہ حضور اسی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اُس کو حاصل ہو تو اُس کو اے قادر و توانا خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اُس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔ اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے میں ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ شیر سے۔ اسی وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا وہ کر میرے ساتھ پیوند کرے۔"

(شہادت القرآن)

دلوں کو کپکپا دینے والی یہ دعا ہمارے لئے زبردست انتباہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص ہمیشہ اس بات کا فکر رکھے کہ کہیں اپنی سستی اور غفلت اور دنیا طلبی کی عادت کی وجہ سے ان ازلی بدبختوں میں سے جا شامل ہو جن کے لئے یہ مقدر نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی انہیں حاصل ہو اور وہ دنیا کے کیڑے قرار پا کر خدا کی نگاہ میں اس کی اس جماعت میں شامل نہ سمجھے جائیں۔ چونکہ حضور علیہ السلام نہیں چاہتے تھے کہ کوئی ایسا شخص جو دنیا پرستی کی وجہ سے اپنی زندگی میں پاک تبدیلی کرنے اور اسلامی خدمات بجا لانے کے لئے تیار نہیں وہ دکھاوے کے طور پر اس پاک جماعت میں شامل رہے اور احمدی کہلائے اس لئے آپ نے ایسے لوگوں سے سخت بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے نہایت واشگاف الفاظ میں اعلان فرمایا:۔

"وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا اُن سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ پھر اگر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کے دل پاک ہیں اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے تو وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

اسی پر بس نہیں حضور علیہ السلام نے ایسے دنیا داروں کو جو محض احمدی کہلانے کو ہی کافی سمجھتے ہیں اور فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ان کی اصل حیثیت ان پر واضح کرتے ہوئے ایک اور زبردست انتباہ کے طور پر مزید فرمایا:۔

"جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آ جائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرام کاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خود روی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے میں اُس کو اُس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے۔ جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو؟"

(تذکرۃ الشہادتین)

اس زبردست انتباہ کے بعد حضور علیہ السلام نے خبردار فرمایا کہ ایسے معدودے چند لوگ خود اپنا ہی نقصان کریں گے کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں اس جماعت سے علیحدہ کر کے بکثرت ایسے لوگوں کو اس جماعت میں داخل کرے گا جو نیکی، پرہیزگاری اور تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ ہوں گے اور ایک دنیا کو راستی کی طرف لانے کا وسیلہ بنیں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں اُن سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑ رہے ہیں۔ کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

حضور علیہ السلام کی دلوں کو کپکپا دینے والی مذکورہ بالا دعا اور زبردست انتباہ کے پیش نظر ہم میں سے کسی کو بھی محض اس بات سے مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اسے اس دور پُرفتن خدائی جماعت میں شمولیت کا شرف حاصل ہے اور یہ کہ وہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے طوفان کفر و ضلالت کے وقت کشتی نوح میں سوار ہے بلکہ اس بات کی فکر کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی ہستی پر حضور علیہ السلام کے منشاء کے مطابق ایک زبردست انقلاب وارد کرے اور اس انقلاب کو نسلاً بعد نسل دائمی حیثیت دیتا چلا جائے تا وہ اور اس کی نسلیں خدا کی نگاہ میں اُس کی اپنی قائم کردہ جماعت میں حقیقی شمولیت کے شرف سے ہمیشہ مشرف رہیں اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں دلی اخلاص کے ساتھ بڑھ چڑھ کر شمولیت اور جناب الٰہی میں مقبولیت سدا ان کا طرۂ امتیاز بنی رہے۔

اے خدا! اے رحیم اور مشکل کشا! تو ایسا ہی کر اور روز حشر ہم سب کو اپنے اُن بندوں کے ساتھ اٹھا جن پر تیری خاص فضل و احسان کی نظر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکاتِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے فرمودات کی روشنی میں!

(سلطان احمد پیر کوٹی)

اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آرہی ہے کہ جس طرح وہ مخلوق کی ہدایت اور اس کی اصلاح کے لئے مناسب وقت پر اپنے برگزیدہ بندوں میں سے کسی کو نبوت کے مقام پر فائز کرکے اس کے ذریعہ مُردہ قوموں میں زندگی کی رُوح پھونکتا ہے۔ اسی طرح اس کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ نبی کی وفات کے بعد اس کے کام کو تکمیل تک پہنچانے اور اس کی حفاظت کے لئے خلافت کا نظام قائم کرتا ہے جو گویا نبوت کا تتمہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

ما من نبوۃ قط الا تبعتها خلافۃ۔

(کنز العمال)

کہ دنیا میں کوئی نبوت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد خدا تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ فرمایا ہو۔

اس زمانہ کے مامور حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد بھی اسی الٰہی سنت کے مطابق خلافت حقّہ کا آسمانی نظام قائم ہوا تا آپ کے مقاصد کی تکمیل کی جائے، آپ کے پیغام کی دنیا کے کناروں تک اشاعت کی جائے، اسلام کو سربلند کیا جائے اور ساری دنیا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرایا ہے۔

حضرت مہدی معہود مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال جماعت کے لئے زلزلۂ عظیمہ سے کم نہیں تھا۔ جماعت کے افراد کو اس غم ناک حادثہ نے دیوانہ کردیا تھا۔ ان کی دنیا اُجڑ گئی تھی۔ ان کی آنکھیں اپنے محبوب کی جدائی میں اشک بار تھیں۔ اکثر لوگ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے۔

بیرونی طور پر جماعت کی مخالفت زوروں پر تھی اور لوگ برملا اس بات کا اظہار کر رہے تھے کہ اب جماعت صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی، اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اس موقع پر اپنے بندوں کو اپنی پناہ میں لے لیا اور اس نے قرآنی وعدہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ (النور)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور مامورِ زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت میں خلافت کو قائم کردیا اور اسے پھر ایک ہاتھ پر جمع کردیا۔ تمام لوگوں نے سُکھ اور اطمینان کا سانس لیا اور ہر طرف امن اور سکینت کا دَور دَورہ ہوگیا۔

جماعت میں خلافت کے قیام پر ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ بعض لوگوں نے خلافت کو ختم کرنے یا کم از کم اس کے اختیارات کو کم کرنے کے لئے ریشہ دوانیاں شروع کردیں۔ انہوں نے جماعت میں انشقاق وافتراق پیدا کرنے کی کوشش کی اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے جماعت میں ایک منظم پروپیگنڈا شروع کردیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے باوجود ضعیف العمری کے اس فتنہ کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

آپ نے نہایت پُرشوکت الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ خلیفہ گو بظاہر انسانی ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے مگر درپردہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کام کررہا ہوتا ہے۔ وہ مومنوں کے دلوں میں القاء کرکے اسے ایک خاص فردِ جماعت کی طرف مائل کردیتا ہے۔ خلیفہ کسی انجمن، سوسائٹی یا گروپ کا بنایا ہوا نہیں ہوتا کہ جب چاہا اسے معزول کردیا اور جس طرح چاہے اس کے اختیارات کو محدود کردیا جائے۔ ہر فردِ جماعت کیلئے خلیفہ کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری فرض ہے۔ اس کی نافرمانی اور عدمِ اطاعت قرآنی وعید فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کا مورد بنادیتی ہے۔ آپ نے پورے عزم اور وثوق کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری نہیں کروں گا اور اس خلعت کو اُتارنے کے لئے تیار نہیں ہوں گا اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ میری تائید و نصرت کرے گا اور عملاً وہی ہوا جس کا آپ نے اظہار فرمایا تھا۔ یعنی آپ کامیاب و کامران ہوئے۔

گو آپ کا عرصہ خلافت بہت محدود تھا مگر آپ نے مخالفین خلافت کے تمام حربوں کو ناکام بنادیا۔ آپ نے کبھی اجمالی طور پر اور کبھی قدرے تفصیل سے خلافت کی برکات اور فوائد کا ذکر فرمایا۔ اگر کوئی شخص آپ کے فرمودات پر غور و تدبر کرے تو بلاشبہ وہ اس مسئلہ کی گہرائیوں تک جاسکتا ہے اور اس کی عظمت و اہمیت اس پر واضح ہوجاتی ہے۔ اس فرصت میں ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم نے خلافت کی یہ برکت بیان فرمائی ہے کہ اس کے ذریعہ دین کو تمکنت، مضبوطی اور استحکام نصیب ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ امورِ دینیہ کی انجام دہی اور تبلیغ رسالت کا کام بطریق احسن انجام پاتا ہے۔ انبیاء تو تخم ریزی کرکے دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ خلفاء اس کی آبیاری کرتے ہیں اور انبیاء کا لگایا ہوا پودا تن آور ہوتا اور خطرات سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ نبی کے وصال کے بعد شریعت پر عمل کرنے میں جو کمزوری پیدا ہوجاتی ہے خلافت اس کو دُور کرتی ہے۔ اس کے ذریعہ تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے دین کمزور ہونے کی بجائے اور مضبوط ہوجاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلفاء کی شناخت کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک تو یہ نشان ہے کہ وہ بھولی بسری متاع جس کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے اس سے لوگ آگاہ ہوں اور غلطی سے چونک اُٹھیں اور اسے چھوڑ دیں۔ اس کو پورا کرنے کے لئے اس کو ایک طاقت دی جاتی ہے۔ ایک قسم کی بہادری اور نصرت عطا ہوتی ہے۔ اس بات کو قائم کرنے کے لئے جس کے لئے اس کو بھیجا ہے قسم قسم کی نصرتیں ہوتی ہیں۔ کوئی ارادہ اور سچا جوش پیدا نہیں ہوتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی مدد کا ہاتھ ساتھ نہ ہو"

(الحکم ۲۳ر مارچ ۱۸۹۹ء)

ایک اور موقع پر بیان فرماتے ہیں

"یہ بھی ایک سنت اللہ چلی آتی ہے کہ خلفاء پر مطاعن ہوتے ہیں۔ آدمؑ پر بھی مطاعن کرنے والی خبیث روح کی ذریت بھی اب تک موجود ہے ..... مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو تمکنت دیتا ہے اور خوف کو امن سے بدل دیتا ہے"

(الحکم ۵ رمئی ۱۸۹۹ء)

"وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ۔ جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اس میں طاقت پیدا کردیں گے اور ایسی مقدرت عطا کریں گے جس سے نفوس کا تزکیہ ہو"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۴ء)

آپ اسلام کی خلافتِ اولیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جناب ابوبکرؓ کے زمانے میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوا مکّہ اور مدینہ اور جواثہ کے سخت شور اٹھا تھا۔ مکہ والے بھی فرنٹ ہونے لگے مگر وہ بڑی پاک روح تھی جس نے انہیں کہا اسلام لانے میں تم سب سے پیچھے ہو۔ مرتد ہونے میں کیوں پہلے بنتے ہو۔ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے باپ کے اُوپر جو پہاڑ گرا وہ کسی اور پر گرتا تو چور ہوجاتا پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود تھی اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے چکے تھے کہ ایک لشکر روانہ کرنا ہے پس اس کو بھیج دیا۔ ادھر اپنی قوم کا یہ حال تھا مگر آخر خدا نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ کا زمانہ آگیا۔ اس وقت بھی اسی قسم کا زمانہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ دفن ہونے سے پہلے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے نبی کریم صلعم کے بعد جو ... زمانہ میں صحابہ کرامؓ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔ سب سے پہلا کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے اب موجودہ صورت میں جمع یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کرنے کی طرف خاص توجہ ہو۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے زکوٰۃ کا انتظام کیا۔ یہ بڑا عظیم الشان کام ہے۔ انتظام زکوٰۃ کے لئے اعلیٰ درجہ کی فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔"

(بدر ۴ جون ۱۹۰۸ء)

دوسری برکت خلافت کی قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ نہ صرف اس کے ذریعہ نبی کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے خوف کو دور کر دیتا ہے بلکہ مومنوں کی جماعت کو آئندہ پیدا ہونے والے خوفوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اگر خلافت نہ ہو تو نبی کا مشن ناکام ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بھی خلافت کے اس پہلو پر اپنی زندگی میں روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"بڑی بڑی مشکلات آتی ہیں اور ڈرانے والی چیزیں آتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان سب خوفوں اور خطرات کو امن سے بدل دیتا ہے اور دور کر دیتا ہے"

(الحکم ۳ مارچ ۱۸۹۹ء)

"ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ ان کو مشکلات بھی پیش آئیں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان کی پناہ ہوگا"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء)

"ان پر خوف بھی آوے گا لیکن وہ خوف امن سے بدل جاوے گا" (تفسیر سورہ نور)

"جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے"

(الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء)

سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب مرتد ہو گئے مگر سب خوف جاتا رہا" (الحکم ۳ مارچ ۱۸۹۹ء)

تیسری برکت جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ خلافت قومی وحدت کا بڑا ذریعہ ہے کوئی قوم اور کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے اور خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے وحدت قومی پر بڑا زور دیا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے "تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔"

پھر فرمایا:۔

"تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کھلے کھلے نشانات آ چکنے کے بعد پراگندہ ہو گئے اور انہوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا۔

(آل عمران)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بیعت لینے سے قبل فرمایا:۔

"موجودہ حالت میں سوچ لو کیسا وقت ہے جو ہم پر آیا ہے۔ اس وقت مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں۔ اس وحدت کے لئے ان بزرگوں (آپ نے بعض بزرگوں کے نام گنوائے) میں سے کسی کی بیعت کر لو میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

(بدر ۴ جون ۱۹۰۸ء)

خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے اتفاق بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دیدیا جو شیرازۂ وحدت قائم رکھے جاتا ہے وہ نہ تو نوجوان ہے اور نہ اس کے علوم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں ہونی چاہیئے لیکن خدا نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بے جان لکڑی تھی اتنا بڑا کام لے لیا تھا کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا اور میں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں پس کیا عجب کہ خدا مجھ سے یہ کام لے لے۔ تم اختلاف اور تفرقہ اندازی سے بچو۔ نکتہ چینی میں حد سے بڑھ جانا بڑا خطرناک ہے اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی توفیق سے سب کچھ ہوگا۔"

(بدر ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء)

"تم ادب سیکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اس حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔"

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد ایک کیا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں مت پڑو۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

چوتھی برکت خلافت کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ قومی طاقت یکجا ہو جاتی ہے اس کی انرجی منتشر ہونے سے محفوظ رہتی ہے اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے۔ پس خلافت کے ذریعہ قوم ترقی کی راہوں پر گامزن ہو جاتی ہے اور ناکامی اور نامرادی سے محفوظ رہتی ہے۔ مسلمانوں کی ترقی اور عروج کا دور دراصل وہی تھا جب ان کی زندگی پر اجتماع اور ائتلاف کی رحمت طاری تھی اور جب اجتماع اور ائتلاف کی جگہ تشتت اور افتراق نے لے لی تو اسلامی نظام درہم برہم ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ ایک موقع پر "خلفاء خدا ہی بناتا ہے" کا نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جناب الٰہی کا انتخاب کہ ایک انسان ہی ہوتا ہے۔ اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی۔ وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ فضل، شفا، نور اور رحمت کہلاتا ہے۔"

خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اس معاہدہ (بیعت خلافت) کے خلاف کرو گے تو اعقبھم نفاقاً فی قلوبھم کا مصداق بنو گے..... تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔" (بدر ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء)

خلافت کی پانچویں برکت یہ ہے کہ انبیاء بشر ہونے کی وجہ سے بہرحال موت اور فنا سے محفوظ نہیں ہوتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ماتحت ایک عرصہ زندہ رہ کر دنیا میں اپنے مشن کے قیام کے سلسلہ میں ابتدائی کام کرتے ہیں اور پھر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کے مشن کو جاری رکھنے کا کوئی انتظام نہ ہو تو پھر ان کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت تھوڑے ہی عرصہ بعد رک جائے گی اور یہ امر خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت کی روحانی روشنی کو دور تک پہنچانے اور دیر تک قائم رکھنے کے لئے خلافت کو قائم کیا ہے۔ انبیاء تخمریزی کرتے ہیں اور خلفاء اس تخم کی نگہداشت اور آبیاری کرتے ہیں اس لئے وہ تخم پودا بنتا ہے، پھر درخت بنتا ہے اور پھر اس کی شاخیں دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔ خلافت ایک ری فلیکٹر ہے جو نور نبوت کو دور دور تک پھیلا دیتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر "قدرت ثانیہ سے کیا مراد ہے؟" کا جواب دیتے ہوئے اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب کسی قوم کا مورث اول اپنا کام پورا کرتا ہے تو اس کے کام کے سرانجام دینے کے واسطے قدرت کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اس کا ظہور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہو گیا مگر آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء نواب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا۔ وہ سب قدرت ثانیہ تھے۔ قدرت ثانیہ کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ جب کوئی قوم کسی قدر کمزور ہو جاتی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اس کی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرت ثانیہ بھیجتا رہتا ہے۔"

(بدر ۲۲ مئی ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی چھٹی برکت جو اس فہرست میں بیان کرتا ہے یہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ معاشرہ فسق و فجور سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ خلفاء اپنے نبی متبوع کی شریعت پر عامل ہونے اور اس کا کام سرانجام دینے کی وجہ سے اپنے پیروؤں کا تزکیہ نفس کرتے رہتے ہیں۔ وعظ و نصیحت اور اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ انہیں پاکیزہ انسان بناتے ہیں۔ فاسد مواد جو اندر ہی اندر قومی وجود کو کھا رہا ہوتا ہے۔ اس کو باہر نکال دیتے ہیں اور جماعت کو مصفیٰ اور خالص بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا ان کی وجہ سے جو معاشرہ ترکیب پاتا ہے وہ فسق و فجور سے بالکل منزہ اور پاک ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت استخلاف کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سچے خلیفہ کی صداقت کا نشان بتایا کہ انہیں تمکین دیگا ان پر خوف نہیں آئے گا۔ مگر وہ خوف امن سے بدلا جاوے گا برخلاف اس کے جو ان کے منکر ہوئے وہ فاسق ہو گئے۔"
(تفسیر سورۃ نور)

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ ابلیس نہ بنو"
(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

نیز فرمایا:۔

"جو ان (خلفاء) کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔"
(الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

راولپنڈی میں تحریک جدید کے مالی جہاد کی مہم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے مالی جہاد کا ٹارگٹ پندرہ لاکھ روپیہ مقرر فرمانے کے نتیجہ میں راولپنڈی شہر اور دیگر ضلعی جماعتوں میں بفضل خدا ایک منظم مہم شروع کی گئی ہے۔ چنانچہ راولپنڈی میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کی تشریف آوری پر ان سے ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء کو مسجد نور راولپنڈی میں خطبہ جمعہ دلوایا گیا۔ جس میں آپ نے ضلعی ٹارگٹ ۱،۲۰،۰۰۰/- روپیہ اور شہر کا ٹارگٹ ۶۷،۰۰۰/- روپیہ بیان فرماتے ہوئے نہایت موثر پیرایہ میں تحریک جدید کی بابرکت تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے بیان فرمایا کہ قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت اور اکناف عالم میں تعمیر مساجد کے ذریعہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا کام بطریق احسن عمل میں آ رہا ہے۔ اس لئے مخلصین جماعت کو اپنے محبوب آئمہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ کرنا چاہیئے۔ نیز قرآن مجید، ارشادات نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت بیان فرمائی۔ خطبہ جمعہ میں اس موثر تحریک کے علاوہ بعض حلقہ جات میں ایک وفد کی صورت میں دورہ بھی کیا گیا جس میں مکرم وکیل المال اول اور ان کے معاون کارکن اور خاکسار کے علاوہ مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ بھی شامل ہوئے۔ بفضل خدا مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہنے میں مسابقت الی الخیرات کا نمونہ دکھایا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء! راولپنڈی شہر کی جماعت کا ٹارگٹ بقدر ۶۷،۰۰۰/- روپیہ بفضل خدا حاصل کر لیا گیا۔ انشاء اللہ ضلعی سطح پر بھی کامیابی کی پوری امید ہے۔ گزشتہ سال ضلعی وعدہ نوے ہزار (۹۰،۰۰۰/-) روپیہ تھا امسال انشاء اللہ ایک لاکھ بیس ہزار (۱،۲۰،۰۰۰/-) روپیہ سے بھی زیادہ ہوگا۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالغفار ڈار۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ راولپنڈی)

ناظمین اور منتظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام مجالس کو ان کے بجٹ کی وصولی/بقایا کی پوزیشن خطوط کے ذریعہ بھجوائی جا رہی ہیں جن مجالس نے تاحال اپنا بجٹ تدریجی لحاظ سے پورا نہیں کیا۔ براہ کرم فوری توجہ فرماتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بہت بڑی عبادت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے۔ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود۔ جلد ۴ صفحہ ۱۰۲)

اراکین مجلس انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ کیا وہ نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنے کی بہت بڑی عبادت میں کمزوری کا اظہار نہیں کر رہے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ والدہ منظور احمد چیمہ دو ماہ بیمار رہ کر ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(غلام محمد چیمہ سابق امیر ضلع رحیم یار خان حال رام کے چیمہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواستہائے دعا

(۱) محترم ایس اے رحمان صاحب کلیولینڈ اوہایو یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ ان دنوں بعارضہ فالج بیمار ہیں نیز الحاج بشیر احمد صاحب ملک سابق پروپرائٹر نیو دہلی ڈرائی کلینرز کراچی بھی بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مریضوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(مرزا منظور احمد برلاس منزل دارالرحمت غربی ربوہ)

(۲) میرا لڑکا جو ۱۷ فروری کو جھلس گیا تھا تاحال اس کا زخم پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز اپنی مشکلات اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید فاضل دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

(۳) خاکسار کی چھوٹی بچی عرصہ ۲½ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(پیر محمد گھڑی ساز۔ سیکرٹری مال ہیلی پور چیمہ ضلع گوجرانوالہ)

(۴) خاکسار کے بہنوئی حاجی شریف احمد صاحب ڈرگ گول بازار کو درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف ہے گردہ میں انفیکشن کی وجہ سے پیپ آ رہی ہے۔ ناصر ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(عبدالسلام ڈوگر۔ ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۳۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ۔ فون ۲۰۶/۲۰۷

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ اپریل کی رپورٹ کارگزاری جلد ارسال فرمائیں!
(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔
(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔
(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔
(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔
(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔
(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔
(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلاناتِ نکاح

بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۷۷ء بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں ازراہِ شفقت مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(۱) مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ حال وارد دارالصدر غربی ربوہ کا بعوض ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ نگہت نواز صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد نواز صاحب کاہلوں سکنہ لاہور کے ہمراہ۔

(۲) مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کا ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ راشدہ نصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم آف چک ۸۸ ج ب ضلع لائل پور کے ہمراہ۔

مکرم لئیق احمد صاحب باجوہ اور نسیم احمد صاحب باجوہ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب آف دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں اور عزیزہ راشدہ نصیر صاحبہ آپ کی پوتی ہیں اور نگہت نواز صاحبہ حضرت چوہدری تاج محمد صاحب رضی اللہ عنہ آف چہور ضلع سیالکوٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِن نکاحوں کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

سچائی کا آفتاب

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ... وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔" (اشتہار جنوری ۱۸۹۷ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی مساعی کے نتیجہ میں سچائی کا آفتاب طلوع ہو چکا۔ تثلیث کے مرکزوں میں اب خدائے واحد و یگانہ کو ماننے والے ترقی کر رہے ہیں۔ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ تازہ خوشخبری آپ سن چکے ہیں کہ نامساعد حالات کے باوجود کینیڈا میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین مل گئی ہے جس کا قبضہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی کینیڈا شاخ نے حاصل کر لیا ہے، الحمد للہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی مضبوطی کے لئے اپنی مساعی کو اور تیز کر دیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مکرم چوہدری غلام محمد صاحب بشیر منیجر احمد آباد اسٹیٹ کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کے ہمزلف اور محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سابق امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات کے داماد مکرم چوہدری غلام محمد صاحب بشیر واقف زندگی منیجر احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات ۱۲ مئی ۱۹۷۷ء کو فضل آباد نزد بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم عرصہ چھ سات ماہ سے بیمار تھے لیکن بیماری کے ایام میں بھی متواتر اراضی احمد آباد کے انتظام میں شب و روز مصروف رہے اور کسی کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ تا آنکہ میرے اور ان کے برادر نسبتی مکرم ماسٹر سعید الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع حیدرآباد انہیں مجبور کر کے ۱۱ مئی کو میرپور خاص میں مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب کے پاس لے آئے جنہوں نے مختلف معائنہ جات کرنے کے بعد جگر میں کینسر تشخیص کیا لیکن مرض اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکا تھا۔ اسی شب کو یہ کینسر پھٹ گیا اور دوسرے دن مورخہ ۱۲ مئی بروز جمعرات بشیر آباد کے نزدیک گوٹھ فضل آباد میں دن کے سوا ایک بجے باون سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

مرحوم پہلے ملٹری میں ملازم تھے وہاں سے فارغ ہونے پر آپ نے اپنی زندگی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضور نے ان کے وقف کو قبول کرتے ہوئے ۱۹۴۸ء کے لگ بھگ انہیں تحریکِ جدید کی اراضی واقع سندھ میں کام کرنے کے لئے بھیج دیا جہاں بطور منشی مختلف فارموں میں خدمت کی توفیق ملی۔ زرعی اصلاحات کے بعد پہلے لطیف نگر فارم کے انچارج مقرر ہوئے اور اس کے بعد انہیں تقریباً دو سال ہوئے صدر انجمن احمدیہ کی اسٹیٹ احمد آباد میں بطور منیجر مقرر کیا گیا جہاں خدمت کرتے ہوئے انہوں نے اپنی جان قربان کر دی۔ آپ موصی تھے فی الحال امانتاً احمدیہ قبرستان بشیر آباد میں دفن کئے گئے ہیں۔

مرحوم دلیر، جفاکش اور ہنس مکھ انسان تھے۔ افسران کی ہمیشہ اطاعت کی جس کی وجہ سے وہ ان کے کام سے خوش تھے اور ماتحتوں سے خوش خلقی کا برتاؤ کیا۔ آپ نے اپنے پیچھے محزون بیوہ کے علاوہ دو بچے چھوڑے ہیں جن میں سے ایک شادی شدہ ہے۔

احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرماویں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خاص طور پر ان کی سوگوار بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین (محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

قائدینِ کرام تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کرنے کے لئے فوری کوشش کریں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)